

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آه لطف اللہ خدا کا لطف سقا مخلوق پر  
شومی قسمت ہماری آج وہ رخصت ہوا

عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علمائے حق سے

شہید فی سبیل اللہ حضرت مولانا قاری لطف اللہ صاحب رحم

پر یوی مَلاؤں کا ایمان

حضرت مولانا محمد ضیاء الفتاحی صاحب فیصل آباد

بشر

مکتبہ سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت لاہور

# عشق رسولؐ

قلیے صحت

## کفر کی شین

آج کل جبکہ ہمارے محبوب ملک پاکستان کی سرحدات پر کفرستان کی فوجوں نے ڈیرہ جھار کھتا ہے اور سینکڑوں قومی و ملی اور معاشی مسائل سے قوم محرومی ہے بعض مستادی قسم کے خطرناک نیم ٹکڑوں اور جلوہ خور مولویوں نے بجائے اس کے کہ ایسے نازک ترین وقت میں قوم کے سامنے کوئی تعمیری لائحہ عمل رکھتے اور کتاب و سنت کی روشنی میں مسلمان قوم پر رحم کرتے ہوئے کسی بنیادی پروگرام کی دعوت دیتے اپنی پرانی و قیانوسی عادت کے مطابق کفر کی شینیں دگا رکھیں ہے اور اپنے سوا تمام مسلمانوں کو خصوصاً علماء دیوبند سے نسبت رکھنے والوں کو کافرا، دہائی، رکابی اور خدا جانے کیا کیا کہا جا رہا ہے۔ مولود شریف کے بھانے لوگوں کو بلا کر وسیع پیمانہ پر اختلاف پیدا کرنے کے لئے قوم کا رویہ اور وقت ضائع کیا جا رہا ہے تاکہ بقول حالی مرحوم  
 رہے اہل قبلہ میں جیسا ایسی باہم کہ دین خدا پر ہنسنے سارا عالم

## عشق رسول کا نعرہ

اور پھر کہاں یہ ہے کہ عشق رسول کا ہی نعرہ لگا کر رسول پاکؐ کی امت کے ٹکڑے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے چونکہ موجودہ مسلمان خواہ وہ کتنے ہی گنہگار ہوں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت اور محبت رکھتے ہیں اس لئے بے خبر لوگوں کے جذبات سے کہلاتے ہوئے قوم کے یہ نااہل نڈال اپنے مخالفین کو بدنام کرنے کے لئے خود عاشقِ رسولؐ اور دوسروں کو نفوذِ باللہ گستاخِ رسولؐ بتلاتے ہوئے اپنا اُتو سیدھا کرتے ہیں۔ حالانکہ ادنیٰ درجہ کا گنہگار مسلمان بھی حضور علیہ السلام پر قربان ہونا اور آپ کے ناموس پر پہرہ داری میں جان چھڑکانا اپنا اولین ذریعہ سمجھتا ہے اور ہر وقت کہتا ہے:-

سے نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی

مگر میں باوجود ان کے مسلمان ہو نہیں سکتا

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ شریک کی عزت پر

خدا شہد ہے کمال میرا ایماں ہو نہیں سکتا (ظفر علی خاں)

## ناموس رسالت اور علمادلو بند

ناموس رسالت کے میدان میں اکابرینِ دیوبند اور ان کے خدام سب آگے رہے ہیں جب کسی دریدہ دہن کا فر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کی تعلیمات پر جو اس کی توانِ علماء حق نے ہر طرحِ مدافعت کی۔ غازی علم الدین شہید اور دوسرے شیعہ رسالت پر قربان ہو کر نیا سہ پروانوں کی تائید میں جو کچھ ہو سکا کیا۔ آنحضرتؐ فدا ہوئی دہائی کی محض بس اور ممتاز صفت ختم نبوتؐ کیلئے جو کچھ ان حضرات نے کیا اور جو کچھ یہ حضرات کر رہے ہیں قوم کے بڑے مکے مطہروں کے بھائی نہیں۔

قادیانیوں جیسی منظم اور ہوشیار پارٹی سے ٹکر لینا کوئی معمولی کام نہیں تھا اور پھر قادیانیوں کے سب سے بڑے سرپرست اور روحانی باپ انگریز سے بغاوت کرنا اور اس سلسلہ میں قید و بند کی صعوبتیں، جلا وطنی، بلکہ پھانسی تک کی سزا میں ثابت



قدی کسی معمول ایمان والے آدمی کا کام نہیں تھا۔ جب ترکستان کے مسلمانوں پر انگریز بے پناہ مظالم ڈھارہا تھا، جب سمرنا کی بیٹیوں کی عصمت دری انگریز کے ہاتھوں اسی طرح ہو رہی تھی جس طرح مشرقی پنجاب میں سکھوں کے ہاتھوں سے ہوئی اور جب کہ بعض قبر پرست، ہمیشہ در پیر اپنے سفید آقا کو خوش کرنے کے لئے تعویذ لکھ کر فوجی بھرتی کے قوت دے رہے تھے۔

ترکی لکھ گوسداڑوں پر کفر کے قوتے لگا رہے تھے۔ اسوقت حضرت شیخ الہندؒ کا اپنے احباب سمیت ثابت قدم رہتے ہوئے مالٹا کی اسارت کو قبول کرنا کوئی ایسی قربانی نہیں جسے نظر انداز کیا جاسکے۔ عملی میدان کے علاوہ تبلیغی، تعمیری اور تصفیعی میدان میں علماء دیوبند کی سبقت اور بیش قیمت خدمت اہل علم سے معنی نہیں۔ بخاری شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، مسلم شریف، موطا مالک، مشکوٰۃ شریف کے شروع و حواشی عربی میں لکھ کر جامعہ ازہر مدینہ منورہ، قسطنطنیہ کے بڑے بڑے علماء و مشائخ سے خراج کشیں حاصل کرنا انہی سعادت مندوں کا حصہ تھا کیا صحیح مسلم کی ضخیم ترین شرح عربی فتح العلم مصنفہ شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ دیوبندی اور بھٹل الجہود شرح ابوداؤد کی نظیر اسوقت کے بڑے بڑے بین الاقوامی ادارے پیش کر سکتے ہیں؟

خدمت حدیث کے علاوہ ان حضرات کی عملی شان کا پتہ کرنا جو توحجاز و مصر، عراق و شام کے مسلم اکابرین سے دریافت کرو۔ ہم نے دارالعلوم دیوبند کے احاطہ میں اپنی آنکھوں سے مصری، ترکی اور حجازی طلباء کو دیکھا ہے جو ہندوستان میں علماء دیوبند کی شہرت سن کر علم حدیث و تفسیر کی تحصیل کیلئے جوق درجوق آتے ہیں۔ اور اس حشر و شعلہ علوم نبوت سے سیراب ہو کر دعائیں دیتے ہوئے جاتے ہیں، خدمت حدیث کے علاوہ فقہ حنفی کی ٹھوس علمی خدمت بھی انہی حضرات نے کی ہے، بریلوی ملاں حقیقت اور مشرق رسولؐ کے اوپنے اوپنے دعووں کے باوجود حدیث اور فقہ کی علمی خدمت سے پوری طرح محروم رہے۔ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الادب الفتح حضرت مولانا اعجاز علی صاحب نے فقہ حنفی کی اکثر کتب مثلاً شرح لقایہ، کنز الدقائق، قدوری، نور الایضاح کے حواشی عربی میں قلمبند فرما کر فقہ حنفی کے طلباء پر احسان

عظیم فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ آثارِ سنن، اعلیٰ السنن جیسی بلند پایہ تصنیفات سے جس قدر غریب کی خدمت کی گئی اہل علم پر معنی نہیں!

ہمارے مہربانوں کا حال | بریلویوں کا حال اس کے بالکل برعکس ہے یعنی علمی تصنیفی میدان میں صفر! باوجود ایسے چوڑے محبت رسول کے دعووں کے اس پارٹی کے کسی رکن کو کتب احادیث میں سے کسی کتاب کی عربی تو درکنار اردو شرح لکھنے کا بھی شرف حاصل نہ ہوا اور علمی میدان میں ایسے پیچھے رہتے ہیں کہ آج تک کسی اجتماعی اور تعمیری کام میں مقام نہ پیدا کر سکے۔ ہاں مسلمانوں کو کافر، واپی، بھدی اور خدا جاننے کیا کچھ بتانے کیلئے رسائل بھی لکھتے ہیں، اشتہارات بھی چسپاں کرتے ہیں۔ اور جگہ جگہ امن سے بسنے والے مسلمانوں میں سرچھٹل کوانا خوب جاسنتے ہیں بلکہ اپرچرچو تو بجز علم غریب وغیرہ کی بحثوں میں قوم کو الجھانے کیلئے کسی سیاسی، اقتصادی یا معاشی مسئلہ پر نہ کچھ لکھ سکے اور نہ ہی ان مسکینوں میں آج تک ایسا استعداد پیدا ہو سکی۔

کچھ اور خدمات | اس کے علاوہ یہ حضرات قوم کی کچھ اور خدمات بھی سرانجام دیتے رہتے ہیں اور دراصل انہی قومی خدمات کے صدمہ سے دوچار ہر مکر سارا شور و غوغا کرتے ہیں وہ خدمات بطور نمونہ حسب ذیل ہیں۔

- ① جاہل مریدوں سے نذرانے وصول کرنا۔
- ② ہر جگہ اختلافی مسائل کو خوب ہوا دے کر دعوت دینے والوں سے باقاعدہ فیس وصول کرنا۔ تاکہ شکم پر درمی کے ذرائع زیادہ سے زیادہ پیدا ہوں۔
- ③ مخالف جس مسئلے پر نفاذ پڑے اسے فوراً دھوا۔
- ④ تلاوت قرآن مجید کی نسبت گانے بجانے کو زیادہ وقت دینا۔
- ⑤ بڑے بڑے چوہدریوں کی چار پائٹیوں کے گرداگرد قرآن شریف پھا کر ان کے گناہ بخشوانا۔

- ⑥ جنازہ اور موت کے جاہلانہ رسومات کو عین اسلام بتانا تاکہ وصولی میں فرق نہ آئے
- ⑦ مولود شریف کی مجلس میں حاضرین کو درود شریف کا حکم دیکر خود کھڑے کھڑے درود پڑپ کر نے کی خدمت بجالانا۔

⑤ اپنے مخصوص مدارس میں نو مہلکان قوم کی علمی تربیت اور ان میں فنی قابلیت پیدا کرنے کی بجائے انہیں شعر و خان کی طرف لگا کر آداب بنانا اور چند مخصوص مسائل رو کر انہیں کسی دوسری جگہ امام مسجد گوانا اور اس طرح خود استاد العلماء بننے کی خواہش پر ہی کرنا۔

④ بے پروہ ورتوں سے خلوت میں بیعت کر لیا اور انہیں زینہ اولاد بخشنا۔

⑩ بزرگوں کی کرامات اور قصوں سے مسائل شرعیہ پر استدلال کرنا۔

## تلاک عشرہ کاملہ

### برادران اسلام

کیا کس اور اسلامی ملک میں بھی یہ وہابی جنہوں کے جھگڑے اور علم غیب وغیرہ کی رنجشیں ہوتی ہیں یا کہ یہ شرف صرف اسی ملک کو حاصل ہے۔ جہاں تقریباً پوری ایک صدی اخیر نے ڈیرہ جھانے رکھا اگر اور کسی ملک میں یہ جھگڑے نہیں اور یقیناً یقیناً نہیں تو پھر کیا میں یہ رائے لکھنے میں حق بجانب نہیں ہوں کہ ان تمام فضول قسم کے جھگڑوں کی ذمہ داری اسی سفید آقا پر عائد ہوتی ہے جس کی حکومت کا سنگ بنیاد لڑاؤ اور حکومت کرو کی حکمت عملی پر رکھا گیا اور کیا میں یہ نہ کہوں کہ جُہد و دستار لٹکے پردہ میں اسی عیار آفاقی ملک صلالی کا حق ادا ہو رہا ہے جس نے بغداد اجاڑا ترکستان پر ماتہ صاف کیا اور اب بھی مصر و ایران کو ترقی نہانے کی فکر میں ہے۔

سہ اند کے بات کو گفتہ دہل ترسیدم  
کہ دل آزرہ شرمی و گر نہ سخن بسیار است

کانگریسیت کا آخری حربہ | ہمارے یہ مخصوص کرم فرما تعلیم یافتہ حضرات کو علماء حق سے برگشتہ کرنے کیسے ابھل ایک نیا حربہ استعمال کرتے ہیں اور وہ کانگریسی ہونے کا حربہ ہے لیکن دوستوں کو غلط نہ ہو، اول تو یہ ایک سیاسی نظریہ تھا جس کا مذہب



یا اعتقاد سے کوئی دُور کا واسطہ نہیں اور پھر پاکستان میں رہ کر کالگوسی ہونیکا  
 کوئی احمق ہی مدعی ہو سکتا ہے نیز سب علماء دیوبند نے متفقہ طور پر ہرگز ہرگز  
 اس نظریہ کو قبول نہیں کیا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>  
 حکیم الامت مولانا شرف علی حقانی، مفتی محمد شفیع صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند، مولانا غفر <sup>رحمۃ اللہ علیہ</sup>  
 مفتی محمد حسن امرتسری جیسے علیل القدر ذمہ دار علماء و مشائخ نے ڈٹ کر آخر دم تک  
 کالگوس کی مخالفت اور مسلم لیگ کا بھرپور ساتھ دیا بلکہ علامہ عثمانی علیہ الرحمہ تو قائد اعظم  
 کے دست راست ثابت ہوئے اسی وجہ سے قوم اور حکومت پاکستان کی نظر میں  
 صلیٰ رحم الف الحامدین جو وقعت مولانا مرحوم کی تھی وہ کسی مولوی یا پیر کی نہ ہو سکی۔

ہے این سعادت بزورِ بازو نیست  
 تانہ بخشند خدا ئے بخشندہ

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی کو حکومت پاکستان نے شیخ الاسلام کہا، ان کی  
 رہنمائی کو قابلِ فخر سمجھا، قوم کے محبوب قائد اعظم کی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی  
 اور تمام مسلمانوں نے آپ کی اقتداء کر کے آپ کی عظیم شخصیت کا عملی اعتراف کیا۔

## بریلویت عیسائیت کے روپ میں

ہمارے ان مخصوص کرم فرماؤں نے دین اسلام کو عیسائیت کی طرح ایک  
 کھلونا بنا رکھا ہے۔ عشق اور محبت کے پرے میں شریعت اسلامیہ کو سرخ کرتے  
 ہوئے عیسائیت کو بھی مات کر جاتے ہیں۔ قبر پرستی کی دعوت دینا، مخلوق کو  
 خالق کا درجہ دینا اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسا غلو کہ آپ کو  
 لغو بالہ مقام رسالت سے اٹھا کر مقام الوہیت تک لے جانا اور بزرگانِ دین  
 کی شان میں ایسا رافضائہ مبالغہ کہ انہیں مقام ولایت سے مقام رسالت تک  
 پہنچانا ان حضرات کے دائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اس عیسایانہ افراط کے  
 چند نمونے قابلِ ملاحظہ ہیں۔ ایک پیر بدست فرماتے ہیں:-

ہے چاچا شہر مدینہ دسا کوٹ مٹھن بیت اللہ  
 ظاہر دے وچ پیر فریدن باطن دیوچ اللہ

ایک دوسرے عالی صاحب گہرا فاش ہیں۔  
 سے اشرفی احمد غنت رہنے بیٹھے ہیں  
 عرش پر ایز و غفلت رہنے بیٹھے ہیں  
 ایک تیسرے صاحب برے۔

سے وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر  
 اُڑ پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر  
 ایک چوتھے بُدھرمیاں کل سنو۔

سے پروفہ انسان میں آکر خود دکھانا تھا جمال  
 رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو  
 پانچویں احمد رضا خانی صاحب جھوم کر فرماتے ہیں۔  
 سے یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا  
 تیرا اور سب کا خُدا احمد رضا!

میری حالت آپ پر ہے عیاں  
 آپ سے کیا ہے چُھپا احمد رضا!  
 (حوالہ نعتہ الروح)

علیٰ پر رسالہ "الذرا الصوفیہ" کے الزارات بھی قابلِ مطالعہ ہیں پیر صاحب  
 سے مخاطب ہو کر مرید گی گویا ہوئے۔

سے خود ملک ملک پر فرش پر زمیں پہ تیرے  
 خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

سے تم ہو غنت اردو عالم رافع رنج و بلا  
 دین و دنیا میں شاہ ہے بادشاہی آپ کی

سے فرشتے تیرے چاہ سے سیراب ہو کر  
 کہے جا رہے ہیں جماعت علی شاہ



ہے گرسٹائیں گے ٹھیکرین لحدیں شاہ  
 ان کو دکھلاؤں گا اس وقت صورت تیری  
 نفوذ بالبدن فلانک هذه الخرافات انالہ واما الیسیر راجعون  
 سے لئے بسرا پردہ یثرب بخواب  
 کہ شد مشرق و مغرب خراب

### بریلوی مشن "یہودیت" کے نقش قدم پر!

ایک طرف یہ افراط دوسری طرف تقریط کرتے ہوئے یہ حضرات یہودیت کے رستہ پر ایسے گامزن ہوتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ چنانچہ بریلوی مشن کے بانی آڈل مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اپنے ایک پیر مہائی کی خوشبو کو روضہ نبوی کی خوشبو سے تشبیہ دیتے ہوئے تو زمین رسول سے شراکتے نہیں۔ ان کی عبارت یہ ہے: "جب ان کا انتقال ہوا تو میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اڑا تو مجھے بلا مبالغہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی مرتبہ روضہ الزمصلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے آئی تھی۔" (دیکھو ملفوظات حصہ دوم صفحہ ۲۵)

**حقیقی بزرگو!** دیکھا اس عشق رسول کے مدعی نے اپنے پیر مہائی کی خوشبو سے تشبیہ دیکر کس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا بھر کی گستاخیاں اور عطریات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کے ایک قطرہ کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ پسینہ تو کیا ادنیٰ سے ادنیٰ چیز حتیٰ کہ خاک کو آنحضرت سے نسبت ہو جائے تو وہ عرش الہی سے بڑھ جاتی ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں واضح طور پر مدلل حقیقت کا اظہار فرمایا ہے۔ (دیکھو آب حیات وغیرہ)

**اعتدالی راہ** علماء حق نے اس افراط تقریط سے الگ ہو کر جس انداز سے اسلام کی صحیح تصویر پیش کی ہے اُسی کو دیکھ کر تعلیم یافتہ طبقہ کا رجحان ان کی طرف

ہوا۔ علماء و حق خدا کو خدا تعالیٰ اور رسول کو رسول، صحابی کو صحابی، ولی کو ولی ہی کے مقام پر رکھتے ہیں اور سب کا علی قدر مراتب احترام بجالاتے ہیں اور کسی کی شان میں ہرگز ہرگز کوئی ادنیٰ درجہ کی گستاخی بھی نہیں ہونے دیتے۔ ان کے متعلق یہ پوچھنا کہ کہ نفوذ اللہ وہ حضور پاک کی بے ادبی کرتے ہیں بہت بڑا جھوٹ یا ان کے حالات اور تصانیف سے جہالت اور ناواقفیت ہے۔ ان کی جن عبارات کو توڑ مروڑ کر بعض چالاک اور پیشہ ور ظلم پیش کرتے ہیں ان کے جوابات ایک دفعہ نہیں بلکہ سینکڑوں دفعہ دیئے جا چکے ہیں۔ حضرت مولانا حسین احمد مدنی و سید مرتضیٰ خاں اور مولانا محمد منظور نعمانی وغیرہ وغیرہ بزرگوں کی تصانیف پڑھ کر حقیقت حال سے واقفیت حاصل کیجئے۔ چند عبارات بزرگان دین کی نقل کی جاتی ہیں جس سے ان کے عشق اور محبت رسول کا انداز بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

### حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند

آپ جب سفر حج پر تشریف لیگے تو باوجود ضعف کے مدینہ منورہ سے چند منزل قریب سواری کا اونٹ چھوڑ کر محض ردفعہ پاک کے احترام میں پیدل چلنے لگے جس سے آپ کے پاؤں میں زخم پڑ گئے۔

آپ نے سفر حج کے بعد سب زنگ کا جو تاسی عمر اسٹے نہ پسند کر دینا اظہار دیگر مقامات مقدسہ کا رنگ بڑھتا۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ان واقعات کو ”الشہاب“ میں اجمال سے نقل فرمایا ہے جن حضرات کو حضرت کے عشق رسول کو تفصیل سے معلوم کرنا ہوا انہیں مولانا کی عجیب و غریب تصانیف ”آب حیات“ قبلہ نما ”اجوبہ اربعین“ تذریۃ الناس وغیرہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار جو ”تہذیب نامی“ میں شائع ہو چکے ہیں انصاف سے ملاحظہ فرما کر بتائیے کہ یہ رنگ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب ہو سکتے ہیں؟

# اشعار قاسمی در مدح بنی ہاشمی علیہ السلام

○

تو فخر کون و مہاں زُبدۂ زمیں و زماں  
تو بُنے گل ہے گر مثل ہیں اور نبی  
جہاں کے سارے کائنات ایک تجھ میں ہیں  
لگاتار تھ نہ پتے کو الہ البشر کے خدا  
کہاں بلند ہی طور اور کہتا تیری سرا  
امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ  
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں  
جو یہ نصیب نہ ٹھیکو اور کہاں نصیب ہے  
اڑا کے باد میری مُشتِ خاکِ کویں مرگ

امیرِ شیکر پیغمبرِ اہل شاہِ ابرار  
تو تھ دیدہ ہے اگر ہیں وہ دیدہ بیدار  
ترے کمال کسی میں نہیں مگر وہ چہرہ  
اگر وجود نہ ہوتا تھا را آخر کار  
کہیں ہوئے ہیں زمین اور آسمان ہموار  
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شہسوار  
مروں تو کہا میں مدینہ کے مجھ کو مور و مار  
کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار  
کہ ہے حضور کے روضہ کے آس پاسِ انار

وے یہ رُتبہ کہاں مُشتِ خاکِ تم کا  
کہ جائے کو چڑا پھر میں بے شک تیرے عباد

نوٹ:- بخوفِ طوالت چند اشعار کی نقل پر اکتفا کی گئی، درہ اس قسم کے اشعار  
ان دیوبند حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے بکثرت ہیں۔

## حضرت مولانا رشید گنگوہی کا بے پناہ عشقِ رسول

○ حضرت مولانا کے ہاں حجرۂ نبویہ کے غلات کا ایک سبز رنگ کا عطر اٹتا ہے

آپ ہر جہاں اپنے ہاتھ سے نکال کر بطور تبرک لوگوں کو زیارت کراتے اور خود ہر اور  
آنکھوں پر ملتے کیونکہ بقولِ من جن چیز کو محبوب سے نسبت ہو جائے وہ بھی محبوب  
بن جاتا ہے۔ پچ کہا ایک دیرانہ عشق نے کہ:-

سے پائے سگ پر سید مجنوں خلقِ گفتہ ایں چہ بُو  
گاہے گاہے ایں سگِ در کہئے لیلِ رفته بُو



- حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱۹ھ کو مدینہ سے حاضر خدمت ہوئے تو پوری طلباء سے فرمایا یہاں روضہ اقدس کی خاک کا تحفہ بھی ساتھ لائے ہو؟ مولانا نے پیش کی تو غائب محبت سے قائم عمر آنکھوں میں بطور سرمد استعمال فرماتے رہے۔
- آپ کے بعض مخلصین نے مدینہ منورہ سے کپڑے ارسال کئے تو آپ نے ان کو برسی عزت سے قبول فرمایا بعض طلباء نے کہا حضرت یہ دوسرے ملکوں سے بن کر جاتے ہیں تو جواب میں ارشاد فرمایا جہائی میرے آقا کے شہر مدینہ منورہ کی ان کو ہوا تو لگی ہے اس وجہ سے یہ معزز ہو گئے۔
- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کا جلا ہوا زترین مدینہ شریف سے آیا تو آپ باوجود نزاکت طبعی کے بے تکلف خوشی سے لوش فرما گئے۔
- مسجد نبوی کے صحن کی محوروں کے چند دانے پیش کئے گئے تو ستر سے زائد چلوئے کر کے عزیزوں میں بطور تبرک تقسیم فرمائے۔
- امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مشہور منسوب جملہ "اے اللہ میں نے تیری معرفت تو پوری طرح سے حاصل کر لی ہے مگر عبادت کا حق ادا نہ کر سکا" یہ تبصرہ فرماتے ہوئے فرمایا یہ جملہ امام صاحب سے سرزد نہیں ہو سکتا۔ خدا کا مقام تو بہت بلند ہے ہم تو رسول خدا کے مقام کی بھی پوری معرفت حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حق معرفت کجا!

### زیارت روضہ رسول اور علمائے دیوبند

سرتاج علماء دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی محدث اپنی کتاب "زبدۃ الکتاب" مطبوعہ عتیقہ برقی پریس دہلی صفحہ ۱۳۲ پر فرماتے ہیں:

"اب جان کہ زیارت روضہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل المستجابات ہے بلکہ بعض نے واجب لکھا ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو میری قبر کی زیارت کرے اس کے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی۔ اور فرمایا کہ جو میری زیارت کرے اور اس آنے میں محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو محمد پر حق ہوگا کہ میں اس کا قیامت میں شفیع ہوں اور فرمایا کہ اگر کوئی میرے

انتقال کے بعد زیارت میری قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آئے غرض جب عزم مدینہ منورہ کا ہو تو بہتر یہی ہے کہ نیت زیارت قبر مطہرہ کی کر کے جائے، اصل یہ اس حدیث کا ہوا دے کہ جو کوئی محض میری زیارت کو آئے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہو گئی اور جب مدینہ منورہ کو چلے تو کثرت درود شریف کی راہ میں بہت کرتا رہے، پھر جب درخت وہاں کے نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کرے۔“

اس کتاب کے صفحہ ۱۲۷ میں فرماتے ہیں: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد خرافیت میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے لیٹے قنودہ کر لے اور کہے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ الخ  
صفحہ ۱۲۸ پر فرماتے ہیں: ”پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرو اور شفاعت چاہے یا رسول اللہ استغفرک الشفاعۃ الخ“

### عقیدہ حیات النبیؐ اور علماء دیوبند

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہانپوریؒ براہین قاطعہ“ صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ انبیاء علیہم السلام کی بابت خوب یاد کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور عالم غیب میں اور جنت میں جہاں چاہیں باذن تعالیٰ چلتے پھرتے ہیں اور اس عالم میں بھی حکم ہو تو آسکتے ہیں اور صلوة و سلام ملائکہ پہنچاتے ہیں اور اعمال امت ان پر پیش ہوتے ہیں اور جبروت حق تعالیٰ چاہے دنیا کے حال کشف ہو جاتے ہیں اس میں کوئی مخالفت نہیں مگر یہ کہ ہر جگہ مولودیں اور دیگر مجالس ذکر میں ہر روز آتے ہوں یا ہر صورت ندا اور عرض و حالات دُنیا کے ہر روز معلوم کرتے ہوں بدو ان اعلام حق تعالیٰ کے اس کو تسلیم نہیں کرتے اور یہ کہ سب اشیاء کا علم حق تعالیٰ نے ان کو دیا ہے، اسکو بھی قبول نہیں کرتے بلکہ جنت و علم دیا جاتا ہے اس قدر کو جانتے ہیں اور بس۔“

اس کے علاوہ علماء دیوبند کی مشہور و معروف کتاب ”المہند علی المفسد“



جس کی تصدیق علماء دیوبند نے متفقہ طور پر کی اور پھر تمام ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے مشائخ علماء نے اس کی تعریف کی اور دیوبندی عقائد کو سراہتے ہوئے تمام دنیا کے علماء نے یہاں تک لکھ دیا کہ جو آپ کے عقائد ہیں وہی تمام اہلسنت والجماعت کے اور ہمارے عقائد ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ہے ہمارے نزدیک اور مشائخ کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیائی سی ہے۔ بلا تکلف ہونے کے اور بہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء اور شہداء کیساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو یہ چنانچہ علامہ سیوطی اپنے رسالہ "انبیاء الاذکیاء بحجۃ الانبیاء" میں بصریح لکھا ہے:

### حضرات سجادہ نشینان علماء و صوفیاء کے خیالات و فتاویٰ

حضرات! چند پیشہ در مولویوں کے علاوہ ہر مشرک کے نیک نیت علماء و صوفیاء نے اکابرین دیوبند کو ان کی قابل قدر خدمات کی وجہ سے باوجود چند فرعی مسائل میں اختلاف ہونے کے ہمیشہ عزت و احترام کی نظر سے دیکھا ہے جبکہ سلف صالحین کا دستور تھا کہ وہ اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کی عزت کیا کرتے تھے۔

### مفتی اعظم گولڑہ شریف کی رائے

① ضلع جھنگ کے ایک صاحب نے سوال کیا، عالم مذکور ضلع جھنگ کا ایک پیشہ ور متعصب مطلق (سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید حسین احمد مدنی اور سید الزماں شاہ کشمیری دیوبندی وغیرہ کو کافر قرار دیکر ان کے قول و فعل و ذات پر لعنت کرتا ہے اور کہتا ہے برابر اہلک عوام ان کس کو اس فعل پر بیدار کرتا ہے غرض یہ کہ یہ جماعت قابل لعنت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مفتی اور اس کے ساتھی متبعین کس جرم کے مستحق ہیں؟ (سیدنا و قہرنا)

### الجواب

"اشخاص مذکورہ مومن ہیں اور جو شخص مومن کو کافر کہے اور اس پر لعنت کرے وہ کفر و لعنت خود اسی شخص پر ہوگی"

علامہ محمد علی عزمی، مقیم گولڑہ شریف



نوٹ :- اصل تحریر جناب مولوی عبداللہ صاحب امام و مدرسہ دارالعلوم دیوبند کے پاس موجود ہے۔ احقر ان کے سالانہ جلسہ پر حاضر ہوا تو انہوں نے ذکر فرمایا چنانچہ اس رسالہ کی تحریر کے وقت یہ فتویٰ بذریعہ ڈاک منگوایا گیا اور پھر مولوی صاحب موصوف کو واپس کر دیا گیا۔

④ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب قبلہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے متعین کردہ بھی مفتی غلام محمد صاحب ایک دوسرے اسی قسم کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

” واضح ہو کہ علماء مسئلہ منہم علیہم السلام معہم ان کی نیات مبنی بر خیر متعین، اعمیٰ یہ لوگ نیک نیت تھے اور چند مسائل کی وجہ سے جو ان کی نسبت زبان دراز میں ہیں ہیں اس خداوند کریم نے محفوظ رکھا ہے اور آئندہ بھی اسکی درگاہ سے ان کیلئے خیر خواہ ہیں۔ فقط (دیکھو رسالہ ”آئینہ مذہب بریلوی“ مطبوعہ برقی پریس جالندھر ص ۳۲)

⑤ ایک تیسرے سوال کے جواب میں جو انجمن اہلسنت سانگلہ کی غلطی کی طرف سے کیا گیا۔ پیر صاحب گولڑوی کے مفتی اعظم فرماتے ہیں۔ ”یہ لوگ بچے ایمان تھے شخص ان کو کافر کہے وہ خود پرامن نہیں ہے، ایسے شخص کے پیچھے اقتداء نہ کرنی چاہیئے۔“

غلام محمد گولڑہ شریف

”احقر کو اس فتویٰ سے اتفاق ہے“

منظر قیوم سجادہ نشین بقیہ خود

”فقیر کو اس فتویٰ سے پورا اتفاق ہے میں خود مذکورہ بالا حضرات کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو بالکل جائز سمجھتا ہوں۔“ فقیر فیض الحسن نقشبندی سجادہ نشین آکرمہار شریف ناچیز کو فتویٰ مذکورہ سے اتفاق ہے، ناچیز مندرجہ بالا بزرگان کو ایمان متعین جانتا ہے، ان حضرات کو راکسنہ والا لائق امامت نہیں۔“ سید احمد غفرلہ متوطن ہری پور ہزارہ (دیکھو اشتہار اظہار حق) مطبوعہ ایکٹرک پریس لاہور شائع کردہ اہلسنت والجماعت سانگلہ

⑥ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے خاص الخاص فیض یافتہ علامہ مولانا غلام محمد صاحب گولڑوی اپنی شیخ الجامعہ عباسیہ ہوا پور فرماتے ہیں:

”مولانا محمد قاسم ہافوتی، مولانا رشتہ دار احمد گولڑوی صاحب کا زمانہ میں نے نہیں پایا مولانا خلیل احمد و مولانا محمود الحسن صاحب کی ایک دفعہ زیارت کی ہے مصاحبت کا اتفاق

نہیں ہوا۔ مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کی ایک دفعہ زیارت اور ایک دفعہ غلط روئے  
اس سے زیادہ ان حضرات کیساتھ کسی مصاحبت کا اتفاق نہیں ہوا اگر میرا اعتقاد ان بزرگوں  
کے متعلق یہ ہے کہ یہ سب علماء ربانی اور اولیاء اُمت محمدیہ سے تھے۔ آخر کہ بعض  
مسائل میں ان سے اختلاف بھی ہے مگر اعتقاد یہی ہے اور اعتقاد کے اختیار کرنے کا  
سبب ان کی تصانیف کا مطالعہ اور اعتقاد قبول عام ہے بالخصوص مولانا اشرف علی  
صاحب حقاری کے خدماتِ طریقت پر نظر کر کے شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ اس صدی

کے مجدد ہیں۔ فقط۔ (۱۲ جہاد الہی ۱۳۵۵ھ آئینہ مذہب ربوہ صفحہ ۲)

⑤ مولانا عزیز الرحمن خان صاحب سجادہ نشین دہم تیم خانہ خالیہ مال مقیم مرگودھا حضرت  
مولانا مشتاق احمد انیسٹری جونی چشتی کی رائے سے (جو علماء دیوبند کی تعریف میں ہے)  
اتفاق فرماتے ہوئے کہنے ہیں میں کئی طور پر متفق ہوں بلکہ حضرت والد صاحب  
پیر عبدالحق صاحب کا بھی یہی مسلک تھا۔ فقط۔ (حوالہ مذکور بالا)

⑥ مولانا محمد اسماعیل شاہ صاحب سجادہ نشین کرمانوالہ (حال تیم اکاڑہ) فرماتے ہیں  
مغربی تراکیر دیوبند صاحبان کا تابع رہے۔ فقط۔ (دیکھو حوالہ مذکور)

## چار نوری وجود

حضرت قبلہ عالم میاں خیر محمد صاحب شرقپوری جو اپنے وقت کے صوفی دہانی  
اور کامل بزرگ تھے کی سوانح عمری خزینہ معرفت سر تہ آپ کے خاص الخاص مرید  
صوفی محمد ابراہیم صاحب قصویٰ ص ۸۲ پر ہے حضرت میاں صاحب نے مجھے  
فرمایا کہ دیوبند میں چار نوری وجود ہیں ان میں سے ایک سید الزماں صاحب ہیں۔

ان بزرگانِ دین کی اخلاص میں ڈوبی ہوئی تحریروں کو پڑھ کر حضراتِ علماء  
دیوبند کی خدمات کو وہی شخص ٹھکرا سکتا ہے جس کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی ہو  
یا دل میں غلبتِ شرک ! اللہ تعالیٰ ہم سبکو بزرگانِ دین کے ادب کی توفیق بخشے

⑦  
از خدا خرا، یسیم توفیق ادب  
بے ادب محروم ماند از فضل رب

# فتویٰ

نامنہاد جمعیتہ علماء و پاکستان حزب الاحناف بریلوی مسجد وزیر خاں لاہور

① ایک میں مرتدین، منکرین ضروریات دین شامل ہیں اس لئے اہل سنت و جماعت کا ان سے اتفاق اور اتحاد نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔ ایک کے لیڈر کو رہنما سمجھنا یا ان پر امت بار کرنا منافقین و مرتدین کو رہنما بنانا اور ان پر امت بار کرنا ہے۔ جو شرعاً ناجائز ہے۔

② ایک کی حمایت کرنا ایمیں چندے دینا اس کا ممبر بننا، اس کی اشاعت کرنا منافقین اور مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا ہے اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

③ جو شخص اپنے کرسٹی کہتا ہو اور سچر (محمد علی) جناح کو اپنا پیشوا ماننے اور قائد اعظم کہے اس شخص پر واجب لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور سچا دین کا مسلمان بن جائے۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اہل مسجد کر کے ہے تو وہ مرتد ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔

(الجوابات السنیہ صفحہ ۳۲)

(فتویٰ جماعت بریلوی بہر حزب الاحناف لاہور)



# بریلوی ملاؤں کا ایمان

## پیش لفظ

برادران اسلام! حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آج تک حق و باطل کی آپس میں کشمکش رہی ہے۔ جب بھی اہل حق نے دنیا کے اندر حق کی آواز کو بلند کیا تو اہل باطل کی جبینوں پر شکنیں پڑ گئیں۔ انہوں نے قطعاً اس بات کو گوارا نہ کیا کہ حق کی ذیبا میں آواز بلند ہو۔ مگر

۱۔ مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظرِ خدا ہوتا ہے  
 باطل نے شیطانی قوتوں کیساتھ حق کو پامال کرنے کی پوری کوششیں کیں مگر حق نے اپنی رحمانی قوتوں کے ساتھ باطل کے ایوانوں کو مستحضر کر کے رکھ دیا۔ اسے مقابلے کی تاب نہ دیا کیونکہ اپنے ہوش و حواس ہی کو بیٹھا۔

جاء الحق و زحوت الباطل

اہل حق نے ہیکس باطل کے اس طرح سے نیچے اُدھڑے کر دئے  
 بال کافر و داور نہ ہی مصر کا فرعون پیر نہ لگا سکا مگر اس رسوائی کے عالم میں بھی وہ اس شیطانیت سے باز نہیں آیا۔ اس نے اپنی تمام قوتوں کو حق پرستوں کے مقابلے میں مجتمع کر دیا ہے لیکن اتنا ہی یہ اُسجڑے گا جتنا کہ دبا دیں گے کچھ نہ کہ

الاسلام یصلو ولا یصلی

حضرات علماء دیوبند نے ہندوستان کے اندر اسلام اور مسلمانوں کے ہونے  
 ترین دشمن انگریز کے خلاف جو جنگ لڑی ہے وہ کسی باشعور اور سنجیدہ انسان پر معنی

نہیں ہے یہ جنگ انہوں نے ذاتی اقتدار یا ذاتی مفاد کی خاطر نہیں بلکہ صرف اسلام اور مسلمانوں کی عزت کے تحفظ کیلئے لڑی تھی۔ علماء دیوبند کا اسلام کیلئے میدان میں کودنا اہل باطل کیلئے زہرِ ہلاہل ثابت ہوا۔ اگر انگریز صاف طور پر ان علماءِ حقانی کی مخالفت پر اُترتا تو ہندوستان کا مسلمان اسے کسی قیمت پر بھی گوارہ نہ کرتا چنانچہ اُس نے اپنے نظریہ چھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کے تحت چند زہر پرست اور پیشکار و مفادوں کو سکوں کی جھڑکار کالانچ دیکر علماءِ حقانی کی تکفیر کیلئے ان کے ایمان کو خریدا چنانچہ اس سلسلہ میں مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور مرزا غلام احمد قادیانی نے علماءِ حقانی کی خلاف جوڈرام کھیلادہ مسلمانوں پر غصی نہیں سبے۔ ان دونوں حضرات نے انگریز دوستی اور مذہب و ملت سے غداری کے جو ثبوت فراہم کئے اہل بصیرت انہیں کہیں فراموش نہیں کر سکتے اب مذکورہ بالا دونوں حضرات تو آسمانی ہو گئے لیکن اپنی ذریت کو اس شدت کیلئے چھوڑ گئے کہ تم نے علماءِ حقانی کو بدنام کر کے ہماری ردعمل کو تازگی بخشی ہوگی۔

لاٹپور شہر کے اندر انگریز کے لیجنٹ مدت سے اس ڈرامے کو کھیل رہے ہیں مگر تم نے اس کی طرف کلی اور کلی مفاد کے پیش نظر توجہ نہ کی اب جبکہ پانی سر سے گزرنے لگا اور انگریز کے خود کا شرتہ پودوں نے اپنے قدیم حقِ غلامی کو ادا کر کے ایک رسالہ بعنوان "دیوبندی مولویوں کا ایمان گول بارغ لاٹپور" سے شائع کر کے علماءِ حقانی کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کی تو بندہ نے ضروری سمجھا کہ سنی اور حنفی مسلمان بھائیوں کو ان نام نہاد مصلحانِ رسول کی حقیقت سے آگاہ کروں جو لباسِ ریوشتہ میں ایمان کے لٹریے ہیں اور محبتِ رسول کے لباس میں گستاخِ رسول ہیں مگر میں چاہوں تو انشاء اللہ العزیز ان صلوہ خرد محبوں کی ہزاروں گستاخیاں پیش کر سکتا ہوں جو انہوں نے حضراتِ انبیاء علیہم السلام و دیگر اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی شان میں کی ہیں چونکہ اس وقت طوالت مقصود نہیں اس لئے چند حوالوں پر اکتفاء کروں گا جن سے ان نام نہاد عاشقانِ رسول کا پل کھل جائیگا۔

## ① بدعتی بریلوی ملاؤں کا زالا درود !

اللہم صل وسلم علی محمد و سیدہ و اولہا و عیالہ و مریدہ و متبعہ و منابغہ  
حافظ سیدہ جماعت علی شاہ صاحب (فیضان علی پردہ المعروف الزائر تپراؤ شاہ مدظلہ)  
حضرات! آپ نے ملاحظہ فرمایا ان بدعتی ملاؤں کا درود! ان سے کہہ دو کہ  
اپنے میلادوں میں اس درود کو پڑھا کریں تاکہ عوام میں ان کی محبت رسول میں عداوت  
رسول واضح ہو جائے۔

## ② بریلوی ملاؤں کا امام الانبیا احمد رضا خان ہے!

مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سیدنا صلی اللہ  
علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھر گھر سے پر تشریف لیجاتے ہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ  
حضور کہاں تشریف لیجاتے ہیں؟ فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔  
الحمد للہ یہ جنازہ مبارک ہمیں نے پڑھایا۔ (اللفوظ حصہ دوم ص ۲۲)

میرے سنی بیٹاؤ! دیکھا آپ نے بریلوی ملاؤں کا پیر و مرشد کھتا ہے کہ جنہیں  
خداوند عالم نے امام الانبیا کا خصوصی شرف عطا فرما کر جملہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
شأن امتیازی عطا فرمائی تھی انہوں نے میری اقتداء میں نماز پڑھی اور میں اسکا مقتداء تھا  
یعنی امام الانبیا کا بھی امام تھا۔

علماء و حقانی کو بدنام کرنے والو! تم نے تو محبت رسول کا شجرہ غوغا کر کے ڈنیا  
کو گمراہ کیا ہوا تھا کیا اسی کا نام محبت ہے کہ چودھریں صدی میں ایک انگریز کا ایجنٹ  
جس کی تمام عمر اسلام پر گند اُپھالتے گند گئی ہو وہ تو امام ہوا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم  
اس کے مقتدی ہوں۔ شرم خرم۔ حضرت مفتاحی علیہ الرحمۃ کے مرید کا خواب تو تھیں  
سہول نہیں اور اپنے مولوی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی فراموش ہو گئی۔  
ع۔ اُلجھا ہے پاؤں یار کا دلف دراز میں

کیا دیر بندی مولویوں کا ایمان کہتے وقت تھیں اپنے ہوا کی عبارت فراموش ہو گئی تھی؟  
ہاں اب بددیانتی اور بے ایمانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟



## بریلوی ملاؤں کا زلالتی کوثر

(۳)

سے جب زبانیں سوکھ جائیں پیکس سے  
جام کوثر کا پلا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۴۴)

حضرات! آپ نے اندازہ کیا کہ ان لیجان کے لٹیروں کا ظاہر کچھ اور ہے اور باطن کچھ اور اس شعر کے اندر بلا جھجک اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ روزِ عشرِ بینِ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو جامِ کوثر عطا فرماتے ہوں گے تو ہم حضور کو چھوڑ کر مولوی احمد رضا خاں کے دروازے پر جاؤں گے کیونکہ ہمارا ساقی کوثر وہی ہوگا۔ بزرگانِ دارالعلوم دہلویہ کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ساقی کوثر ہوگی اور تمام امتی آپ ہی کے حوض پر حاضر ہوں گے مگر ان نام نہاد عاشقانِ رسول کو قیامت کے دن بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جاننا اور نہ ہوگا۔ محبت کے لباس میں گستاخی کرنے والو! کیا یہ شانِ رسالت سے انکار نہیں ہے؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ یہ انتہائی درجہ کی گستاخی نہیں ہے؟ کیا حضور کے علاوہ تنہا سے ملاؤں کو بھی حوضِ کوثر عطا کیا گیا ہے؟

سُنی بھائیو! ہمارے ساقی کوثر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذاتِ گرامی ہوگی اور انشاء اللہ العزیز ہمیں آپ کے دستِ فیض سے جامِ کوثر ملے گا۔ یہ لوگ دُنیا میں بھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن رہے اور آخرت میں بھی سرکارِ دو عالم کی دشمنی ان کے قلوب سے نہ نکلی۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنے والے عاشقِ رسول ہو سکتے ہیں؟ قطعاً نہیں۔

## (۴) بریلوی ملاؤں کے نزدیک مدینہ منورہ میں اقامتِ حرم ہے

”مگر مدینہ طیبہ میں جہادِ تہا سے ائمہ کے نزدیک مکروہ ہے کہ غلط آداب  
نہیں ہو سکے گا“ (احکامِ شریعت ص ۱۰۰ حصہ دوم)

حضرات! دیکھا ان عاشقانِ رسول کا حال کہ دیارِ مہرب میں اقامت کو کس قدر ناگوار سمجھتے ہوئے اس پر کراہت کا فتویٰ دیا ہے۔ محبوبِ دو عالم کے شہر میں اقامت

خود کو پسند نہیں مگر الزام آئے پر دیا جن کی محبت کا آخری مرجع مدینہ منورہ متعجبان ائمہ کرام کے پیش نظر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہو کہ :  
 من استطاع ان یسوت فی المدینۃ فلیسبت بها فی الشیخ لیس یسوت بہا  
 ترجمہ : یعنی جو مدینہ میں مرنے کی طاقت رکھتا ہو اس کو وہاں اگر مرنے چاہیے کہو مجھ میں وہاں  
 آکر مرنے والے کی شفاعت کروں گا ۔ (مشکوۃ باب حرم المدینہ بولالہ ترمذی)  
 واضح ہو کہ یہاں سکونت مدینہ منورہ کو مطلقاً مکروہ کہا گیا ہے اور فقہاء حنفیہ کے نزدیک  
 جب لفظ مکروہ معاملات میں مطلقاً مستعمل ہو تو اس سے مکروہ تحریمی ہوتی ہے گویا کلاس  
 مجدد کے نزدیک مدینہ منورہ میں رہنا حُرمت پر مبنی ہوگا۔

### بریلوی ملاؤں کا مدینہ منورہ

(۵)

سے مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی  
 اور حنائیں تو اچھلتے اور چائیں تو اچھلتے

(روزِ الصوفیہ بابت ماہِ ستمبر ۱۳۷۳ء ص ۹)

سُنی بھائیو! آپ نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں اور مدینہ منورہ کے  
 دشمنوں کے اس فاسد عقیدہ کو ملاحظہ فرمایا کہ ہمارے لئے رسولِ خدا (فداہ امی و ابی)  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ اور پیرِ جماعت علی شاہ کا علی پور ایک برابر ہے۔ ان گستاخان  
 مُصلطیہ کے دامنِ جھنجھڑ کو کہو کہ جب مدینہ منورہ کا مقابلہ علی پور بھی کرتا ہے تو بریلوی فرست  
 میں اعلان کر دو کہ اس قدر سرمایہ خرچ کرنے کے بعد تمہیں عرب جانے کی ضرورت نہیں۔  
 تمہارے لئے بھی مرزا ٹیوں کی طرح علی پور مدینہ بن گیا ہے۔ کیوں یہ اعلان نہیں کرتے؟  
 تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ اگر ہم نے یہ اعلان کر دیا تو سبھو لے بھالے عوام جو ہمارے  
 دام میں الجھ کر ہماری دکان کے گاہک بنے ہوئے ہیں وہ ہم سے متفرق ہو جائیں گے  
 اور ہماری محبت رسول کے نام پر گئی دکان داری ختم ہو کر رہ جائے گی۔ نف

(۶) امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم علومِ شرعیہ میں ناقص ہیں!

سے دل کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں وہ تیری وعظ کی مثل ہے یا غرث

(عذائیں بخشش ص ۹ حصہ دوم)

مسلمانوں! قاعدہ یہ ہے کہ کم علم والے زیادہ علم والوں کا وعظ و نصیحت کرتے ہیں محتاج ہدایت طالب علم علماء کے مواعظ میں جایا کرتے ہیں۔ ان بدعتی ملاؤں نے اس کے عکس کر دیا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کے شاگرد بنادیا۔ کیا جلد انبیاء و کرام و خصوصیت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں کوئی کمی ہے جس کو پر کرانے کے لئے حضرت غوث پاک کی مجلس میں تشریف لیجا یا کرتے ہیں۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم و جلد انبیاء علیہم السلام کی موجودگی میں حضرت شیخ عبدالقادر انہیں شریعت کے اصول سمجھایا کرتے ہیں جبکہ ملاؤں کے تمام علوم شرعیہ کا مرکز و منبع حضور کی ہی ذات گرامی ہو۔ کیا تمہارے پاس ان گت غیبوں کے جوابات ہیں، کیا ان گت نبیوں کے باوجود تم عقائد اہلسنت کے حامل رہو گے؟ کیا تمہارے نزدیک انبیاء اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک امتی کے شاگرد ہیں؟ شرم شرم۔ کیا تمہارے اور مرزاؤں کے عقائد میں کوئی فرق سیجھ؟ نہیں ہرگز نہیں۔

④ بریلوی ملاؤں کے نزدیک حضور شافع محشر نہیں!

سے خون محشر اور ایوب رضوی جیسے  
آپ لیں گے بچا احمد رضا  
(گلشن رضوی ص ۲۳۱ کدہ کتب خانہ غوثیہ رضویہ گربان لاہور)  
اسی قسم کے اشعار مدائح اعلیٰ حضرت میں بھی موجود ہیں جو بریلوی حضرات کی ایک معروف کتاب ہے۔  
ہے تائے حشر میں اگر مہر کی پیش ہم کو  
چھپائے ہم کو تو تیرے واسطے سلام علیک  
حشر میں ہو جب قیامت کی پیش  
اپنے دامن میں چھپا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت بحوالہ تھمتیں مذاہب شائع کردہ مکتبہ فیض باغ لاہور)

حضرات! ان اشعار سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ حشر کے روز جب تمام انبیاء و بھی گروں کو شفاعت کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خدمت میں



جیسا کہ قریہ ملاں اس وقت بھی اپنے پیروں میں احمد رضا خان کی تلاش کرتے پھریں گے۔  
 پر ہے جس سے دشمن ہو اس کے پاس کون جاتا ہے۔

ہم تو انشاء اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شافع محشر تسلیم کرتے ہیں۔

حضور کے گستاخو! جب تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو  
 مسلمانوں کو دھوکہ دیکر ان کے ایمان پر ظلم نہ کرو۔ اپنے نام نہاد شیخ الحدیثوں سے کہو کہ  
 حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلاف زہر لگتے وقت اپنے گھر کی خبر بھی لے لیا کریں  
 کہ کہیں ہمارے گھر کے اندر گستاخانِ رسول تو نہیں بستے!

## ⑤ بدعتی ملاؤں کی خشد اور رسولؐ سے بغاوت

سے عجیب آکے مرقہ میں جو پڑھیں گے تو کس کا ہے؟  
 ادب سے سر جھکا کر لوں گا نام احمد رضا کا

(مدارج اعلیٰ حضرت ص ۴۴)

حضورؐ کے باخود! اگر قبر میں تمہارا خدا اور رسول احمد رضاں ہوگا تو دنیا کے ایمان  
 کو جھوٹے دعووں سے برباد نہ کرو۔ سنی سمجھاؤ: ان ایمان کے لیڈروں کا اندازہ کر لو کہ  
 کس طرح سادہ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دھوکا دیا جا رہا ہے۔ کیا مذکورہ بالا  
 شعر میں حضورؐ کو کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اسرار میں کرتے ہوئے اختیار کے  
 سایہ کی پناہ نہیں لی۔ العیاذ باللہ۔ حالانکہ کچھ قریب قریب منایت مخفی کیا تھا سوال کریں گے  
 پہلا سوال مَنْ ذَلَّلَكَ دوسرا سوال مَا دِيْنُكَ تیسرا سوال مَا كُنْتُ فَكُلُّ جَفْ

هَذَا التَّجَلَّى۔ ان کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مُردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا  
 جواب دے گا دینی اللہ میرا رب اللہ ہے۔ اور دوسرے کا جواب دے گا دین الیگادی الیسلام  
 میرا دین اسلام ہے اور تیسرے کا جواب دے گا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ اول ص ۲)

کیا پہلا سوال جو شعر میں واقع ہے وہ ان مولوی صاحبِ دجوان کے ہی ہم مذہب ہیں؟  
 کی تصنیف کے مطابق ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو یہ تضاد بیان کیوں اور حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے بغاوت کیوں؟

## ⑨ حرام مال سے عرس کرنا جائز ہے

”مسجد مدرسہ وغیرہ میں بے عینہ روپیہ نہیں لگایا جاتا بلکہ اس سے اشیاء خریدتے ہیں۔ خریداری میں اگر یہ نہ ہو اور کہ حرام دکھا کر کہا اس کے بدلے فلاں چیز دے“ اس نے دی“ اس نے قیمت میں زہر حرام دیا۔ تو چیزیں لکھ پڑیں، وہ خبیث نہیں ہوتی اس صورت میں فاتحہ و عرس کا کھانا جائز ہوگا۔ (احکام شریعت ص ۵۹)

حضرات! اس عمارت میں صاف طور پر اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر زہر حرام کے بدلہ میں اشیاء خریدی جائیں مگر اس زہر حرام کو جیب میں رکھیں تو وہ اشیاء اس صورت میں ناپاک نہیں ہوں گی۔ دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ دوسرے دیکر حرام کھانا اور کھانا جائز ہوگا۔ بلکہ اس زہر حرام سے میلاد و عرس و نذر و نیاز وغیرہ کا دینا جائز ہوگا۔

حضرات! آپ نے ان حلیوں کے پیروں و مرشد کے فتوے کو ملاحظہ فرمایا۔ بیماروں سے مارے حرم کے حرام و حلال میں بھی تیز نہ ہو سکی بلکہ میلادوں اور عرس کے نام پر حرام کھانے کی کھلی چھٹی ویدی کہ حرام کھاؤ اور عوام الناس میں فساد کراؤ اور محبت رسول کا لباس پہن کر دنیا کے ایمان کو برباد کرو۔ پرچہ کل شیشی بی بیج الیٰ ص ۱۰۰۔

## ⑩ مولوی احمد رضا کے بقول بدعتی ملاؤں کے پیچھے نماز جائز نہیں

”مؤدود خدایا پنج دیکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے (احکام شریعت ص ۱۰۰)“  
حضرات! مذکورہ بالا حوالہ نمبر ۹ میں قراس بات کو بیان کیا گیا تھا کہ زہر حرام کی خریدی ہوئی اشیاء کا کھانا اور زہر حرام سے داگر چکی حیلہ سے ہوا میلاد کرنا جائز ہے مگر اس حوالہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ سود خور کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ کیا اس حوالہ اور مذکورہ حرام میں فرق آپ لوگوں کو آسمان کا فرشتہ بتا گیا تھا یا مرزا غلام احمد قادیان کی طرح ان مولوی صاحب کو بھی متناوہاتیں کہنے کی بیماری ہے۔ جو لوگ عرس وغیرہ میں سود کی کٹائی پر وعظ کہتے ہیں اور نعمتیں پڑھتے ہیں (جیسے بدعتی بریلوی ملاں) ان کے مجدد کے نزدیک ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

(۱۱) بدعتی ملاؤں کے نزدیک احمد رضا کا مقام سرکندہ و عالم کے برابر ہے

سہ تیری تعظیم ہے سرکار عرب کی تعظیم  
تو ہے اللہ کا ' اللہ تبار

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۴)

رسول اللہ کے دشمنو! مولانا اسماعیل شہید و مولانا اشرف علی تھانویؒ پر الزام لگاتے وقت تمہیں اپنے گھر کی خبر نہیں تھی۔ پچ بے تمہیں ان بزرگوں کی پھونکار ہو گئی۔ اب تمہارے ہوش بھی قائم نہیں رہے۔ پہلے تو اولیاء اللہ کی دشمنی تک محدود تھے، مگر اب اور ترقی کی توانیاں عظیم الصلوٰۃ والسلام تک زبان درازی سے اعراض نہ کیا۔

جب تمہارے نزدیک حضور صلی علیہ وسلم کا مقام اور عظمت تمہارے پیرو مشد مولوی احمد رضا خاں کے زیادہ نہیں ہے بلکہ العیاذ باللہ سہ تیری تعظیم ہے سرکار عرب کی تعظیم تو اپنے میلادوں میں اس عقیدہ کی اشاعت کبھی نہیں کرتے۔

سُنی مسلمانو! ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام نہ کسی ولی اور نہ ہی قطب و ابدال اور نہ ہی انبیاء سابقین اور نہ ہی ملائکہ مقربین کو حاصل تھا ساری کائنات میں سے اشرف و اعلیٰ آپ کی ہی ذات ہے، آپ کی عظمت کسی کو حاصل نہیں۔ مگر ان نام نہاد عاشقانِ رسولؐ کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مجدد و بدعات ماننے حاضر و ایک برابر ہیں۔ شرم، شرم، شرم۔

(۱۲) سند القسریٰ حضرت مولانا شاہ اسحقؒ کے نزدیک بریلویؒ ملّاں مشرک ہیں

"اللہ جل شانہ حضور الزم صلی علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم سب کو اپنا بندہ کو اور ان سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے گنہگار بندو! میرے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو"

(الاستاذ ص ۵۹)

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو" اے خداوندِ عرب کہہ کر برا کر سکے ہو"

ملفوظات حصہ اول ص ۳۳

حضرات! یہ مذکورہ بالا عبارتیں مجدد و بدعات ماننے حاضر و ملائم مولوی احمد رضا خاں کی ہیں



جو بدعتی حضرات کے مجدد وقت ہیں۔ اب ہم نے یہ دیکھا ہے کہ آیا مجدد صاحب کی یہ باتیں حضرات سلف صالحین کے عقیدے کے ساتھ بھی ملتی جلتی ہیں یا ان سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔ مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرات سلف صالحین سے تو کیا ان لوگوں کو قرآن مقدس کی آیات سے بھی بغاوت کرنے کی جرأت ہو چکی ہے چنانچہ مذکورہ عبارتیں قرآن مقدس اور حضرت شاہ اسماعیلؒ کے ایک قول پر جانچی جاگیں جن سے ناظرین کرام حق و باطل میں امتیاز کر سکیں گے۔ حضرت شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں اس طرح مطلق فرماتے ہیں:

”وازاں جلد از کسانیکہ در نام شہادین خود را بندہ فلاں و عبد فلاں میگویند و این شرک در تسمیہ است۔“ ترجمہ۔ اور اس میں سے وہ لوگ ہیں جو کہ ہم رکھتے ہیں اپنے آپ کو فلاں کا بندہ اور فلاں کا عبد کہتے ہیں مثلاً عبد اللہ، عبد العباس، وغیرہ شرکیہ نام ہیں یہ شرک فی التسمیہ ہے۔ (امداد المسائل ترجمہ مائتہ مسائل ص ۱۸)

حضرات حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی عبارت مذکورہ بالا عبارتوں کے بالکل خلاف ہے اور ایسا فعل یا عمل کرنے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ انہی کی زبانی اب تو بری ملاں مشرک ٹھہرے۔ یہ کوئی دیر بند ہی کہنے والا نہیں ہے نیز اس آیت کریمہ مَا كَانَ لِلْبَشَرِ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَ وَالنُّوْرَ ثُمَّ يَقُوْلَ لَآ اَنْصُرُكُمْ اَلَا اَنْتُمْ كُوْفَرٌ عٰبِدُوْا اِلٰهَیْكُمْ دُوْنَ اللّٰهِ وَتَنْتَظِرُوْنَ

ترجمہ۔ کس بشر سے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالیٰ نے تو اس کے کتاب اور دین کی نعم اور نوبت عطا فرمادیں، پھر وہ لوگوں سے کہنے لگیں کہ میرے بندے کو جانو۔ خدا تعالیٰ کی وحید کو چھوڑ کر۔ لیکن وہ کہنے لگا کہ تم اللہ واسے بن جاؤ ۵ (سورۃ آل عمران) کے صریحاً مخالف ہے۔ اس لوگوں کو اولیاء اللہ اور قرآن سے کوئی نسبت ہو سکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

⑬ بدعتی ملاؤں کے نزدیک حُفّہ کے پانی سے وضو جائز ہے

”حُفّہ کا پانی قطعاً پاک ہے اس سے بھی وضو کرے تو ہو جائے گا۔“ (فتویٰ رضویہ ص ۳۲۲ کتاب الطہارت و احکام شریعت ص ۱۸)

مثل مشہور ہے کہ جیسی روح دیے فرشتے جس طرح کہ بخش عتیدہ رکھنے والا ملائق تھا  
اسی طرح کا بانی بخش میسر ہو گیا۔ دراصل حجت کے بانی کو پاک کھینے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مولوی  
احمد رضا خاں (بانی مذہب بریلویہ) بھی اس کے بعد مشتاق تھے۔

بدعتی ملاؤں کے نزدیک کرشن کنہیا کافر بھی حاضر ناظر ہے۔ کرشن کنہیا کا فرقہ  
اور ایک وقت میں کئی سو مجید موجود ہو گیا۔ (ملفوظات ص ۱۱۱ حصہ اول)

حضرات آپ نے دیکھ لیا کہ محمد بدعت، نامہ حاضرہ کے نزدیک کافر کو بھی علم  
والغیب و حاضر و ناظر مان لیا گیا۔ مہلک جب اس صفت میں کافروں میں شریک ہو سکتے ہیں  
تو پھر اس کو کمال سمجھنا چہ معنی دارد۔

میرے سنی مسلمان بھائیو! الحمد للہ اختصار کے طور پر بدعتی ملاؤں کی کتب سے  
بندہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان کا درود و خدا رسول اور مدینہ منورہ تمام اہمیت محمد سے جدا گانہ  
ہے۔ دراصل یہ لباس درویشی میں ایمان کے ٹیڑھے ہیں۔ سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنے  
پنچے استہلا میں لاکر انہیں مذہب سے دور کر رہے ہیں اور انہیں علماء حقانی کے خلاف  
جھوٹی باتیں بنا کر متغیر کرنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں مگر ایک نظر حجاب و بیان کے  
غلط پردہ پیگنڈے اور کذب بیانی (جو ان کا شیوہ ہے) سے ہرگز متاثر نہیں ہو سکتی۔ مجھے  
امید ہے کہ آپ کو اس رسالہ کے پڑھنے کے بعد معلوم ہو جائیگا کہ جن کی ابتدا یہ ہو ان  
کی انتہا کیا ہوگی۔ پروردگار عالم ہمیں ان عقائد فاسدہ سے محفوظ فرمائے اور قرآن وحدیث  
کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

### ملنے کے پتے

○ انجمن خدام الاسلام ۲۸۵ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور

○ طرائف اکیڈمی ۴۱/بی ۱ اردو بازار لاہور

○ مکتبہ رشیدیہ — غلامنڈی — ساہیوال

# معیاری خوبصورت اور مستند کتابیں



- |    |                                 |                           |
|----|---------------------------------|---------------------------|
| ۱  | نماز سمیپہ                      | شیخ محمد ایاس فیضی        |
| ۲  | ترتیب نزول قرآن                 | پروفیسر مسعود اجل خان     |
| ۳  | محاسن موضح قرآن                 | مولانا اخلاق حسین تاشی    |
| ۴  | بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ |                           |
| ۵  | امام ابن تیمیہ                  | ڈاکٹر محمد یوسف کوکن عمری |
| ۶  | طب رحمانی                       | مولانا خورشید عالم        |
| ۷  | ملفوظات طبیات                   | شیخ التنبیر حضرت لاہوری   |
| ۸  | علماء کی حق گوئی                | مفتی انتظام اللہ شامانی   |
| ۹  | مودودیت سے ناراضگی کے اسباب     | حضرت لاہوری               |
| ۱۰ | شفاء القلوب                     | قاری عبد المجید           |
| ۱۱ | اربعین                          | مولانا عبدالرزاق فاروقی   |
| ۱۲ | حیات النبی                      | میراں محمد سعید           |
| ۱۳ | مسائل زکوٰۃ                     |                           |
| ۱۴ | مسائل تجہیز و تکفین             |                           |
| ۱۵ | نطبات                           | حضرت لاہوری               |
| ۱۶ | حضرت ابوہریرہ                   | قاری محمد اسلم قاسمی      |
| ۱۷ | حضرت ابوسفیان                   | مولانا محمد نافع          |
| ۱۸ | حدیث الثقلین                    |                           |

ملنے کا پتہ:

سٹی پبلی کیشنز، پوسٹ بکس ۷۶۶، لاہور۔  
الوہاب، ایکٹ آرڈرمانڈ



إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

# بدعت اور شرک

قرآن وحدیث اور بزرگان دین کی نظر میں

نتیجہ فکر

مفت مولانا حفیظ الرحمن نشاۃ (فاضل دیوبند)  
پیش کش

جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵ جی ٹی روڈ لاہور ۹  
باغ بپورہ

# جامعہ حنفیہ قادریہ ملحقہ جامع مسجد من اہلسنت والجماعت

۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور ۹

جامعہ اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جس میں درس نظامی کے ساتھ چھٹی تا میٹرک تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے تاکہ علوم دینیہ سے فارغ ہونے والے طالب علم علوم جدیدہ سے بھی بہرہ ور ہو کر ملک و ملت کی خدمت احسن طریقہ سے کر سکے جامعہ میں حفظ و ناظرہ کا بھی مکمل انتظام ہے ۲۵ کے قریب بیرونی طلباء بھی زیر تعلیم ہیں جن کی جملہ ضروریات کا جامعہ کفیل ہے، نیز مسافر طلباء کو نقد مائمانہ و تہیہ بھی دیا جاتا ہے۔ داخلہ کے لیے کم از کم ۱۲، ۱۳ سال عمراؤ حافظِ سترآن ہونا شرط ہے۔

جامعہ کی انک عمارت کے لیے جی ٹی روڈ منادیاں تھانہ کے پاس چوک یادگار شہیدیاں میں تقریباً ایک کنال جگہ خرید لی گئی ہے۔ جس کی تعمیر میں اہل ثروت حصہ لیکر عند اللہ ماجور و عند ان مسکونین

الداعی : جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵۔ جی ٹی روڈ باغبانپورہ، لاہور ۹

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
 اذْكُرُوا مَن تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ

کہ اس رسالہ کی اشاعت سے دیوبندی اور بریلوی کا بھٹکا ختم ہو گیا  
 کیونکہ جن عقائد خبیثہ و کفریہ سے علماء دیوبند کو متہم کیا جاتا تھا ان کی  
 تردید انہی ہی زبان و قلم سے معلوم کر لینے کے بعد کسی دیا تدار صاحب ایمان  
 کو انکار و اصرار کی مطلقا گنجائش باقی نہیں رہتی اسی لئے اس رسالہ کا نام

## کفر و ایمان کی کسوٹی

رکھا گیا ہے تاکہ مخلص اور ضلّی میں امتیاز ہو سکے جو لوگ  
 اب بھی اپنی ہٹ پر قائم رہیں گے اور کافر کافر کی رٹ  
 لگائیں گے وہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عدالت عالیہ کے  
 فیصلہ کے مطابق خود اپنے ایمانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے  
 اَحْيَاؤُنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِيْنَ

شائع کردہ

جامعہ حنفیہ قادریہ ۲۸۵ جی ٹی روڈ،

باغیانپورہ لاہور نمبر ۹